تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ

وقت 5-7منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

”میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں“

(مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22)

یعنی اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے
مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں
ایسا ہی پاؤ گے سخن کردگار میں

معزز سامعین! مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فقرہ **”میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں“** پر اظہارِ خیال کرنا ہے۔

سامعین! آج سے 135 سال قبل 23مارچ 1889ء کو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر اُس موعود مسیح اور معہود مہدی کا اعلان فرما کر بیعت لینے کا آغاز فرمایا جس کی سیدنا حضرت محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں آنے کی نشاندہی فرمائی تھی۔ہاں ہاں! جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اُس کو میرا اسلام پہنچانا خواہ تمہیں پہاڑوں کے تودوں پر سے جانا پڑے۔ آپؑ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے مگر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اِس مردِ مجاہد کے ساتھ تھی جبکہ دوسری جانب دشمنوں اور معاندین کی صفحۂ ہستی سے اِسے مٹا ڈالنے کی دھمکیاں تھیں کہ ہم تمہیں پھلنے پھولنے اور بڑھنے نہیں دیں گے، ہم قادیان کا نام ونشان مٹا ڈالیں گے، تمہاری آواز قادیان سے باہر نہ نکلنے دیں گے۔ جبکہ یہ موعود مسیح و مہدی ایسے سخت اور تیز مخالفت کی آندھیوں میں یہ اعلان کرتا نظر آتا ہے کہ

”آخر خدا ہمارا ہی حامی ہو گا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اِس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر مَیں پیسا جاؤں اور کُچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی مَیں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے مَیں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو مَیں ضائع ہو جاؤں گا۔ کِس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سُنو کہ میری رُوح ہلاک ہونے والی نہیں اور **میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔** مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں“

(انوارُ الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

سامعین! مَیں اپنی تقریر کے نفسِ مضمون کو آگے بڑھانے سے قبل یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضورؑ کے یہ جلالی الفاظ کسی تکبّر یا اپنی کسی صلاحیت اور طاقت پر منحصر نہیں ہیں بلکہ اپنے خدا پر توکّل پر منحصر ہیں اِسی لئے آپ اِس جگہ بھی اور دیگر بے شمار مقامات پر جہاں بھی اپنے فتح یاب ہونے کا ذکر فرمایا ہے وہاں عاجزی، انکساری اور توکّل علی اللہ نمایاں نظر آتا ہے اور اِس امر کا بار بار اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ خدا میرے ساتھ ہے، خدا میرے ساتھ کھڑا ہے اور مَیں خدا کے ساتھ ہوں اور **میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں** کے الفاظ کے سیاق و سباق کو غور سے دیکھیں تو مطلب یہی نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری طبیعت میں ناکامی اور نامرادی رکھی ہی نہیں ہے بلکہ مجھے کامیاب و کامران رہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

سامعین! آئیں! آپؑ کی نبوّت کے آغاز سے جائزہ لیتے ہیں۔ اِس حقیقت پر ہمارے آباء واجداد، ہم اور ہماری اولادیں گواہ ہیں کہ یہ سلسلہ 135 سال قبل ایک فردِ واحد سے شروع ہوا تھا۔ جو پہلے ہی دن 40 سے زائد مخلص افراد پر مشتمل ایک قافلہ کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ اب 135 سالوں کے قلیل عرصہ میں جو قوموں کی تاریخ میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ کیا ایشیا، کیا یورپ، کیا آسٹریلیا، کیا وسط ایشیا، کیا عرب ممالک، کیا افریقہ اور کیا برّاعظم امریکہ میں بڑی سُرعت سے پھیلتا اور اس ننھے مُنے درخت کی جڑوں کو زمین میں مضبوطی کے ساتھ پیوسط کرتا اور اپنی شاخوں کو آسمانوں سے باتیں کرواتا آگے بڑھ رہاہے۔ ہاں ہاں! اِس درخت کے شیریں اور مزیدار پھلوں سے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے لوگ فائدہ اٹھاتے اور اس کے پھلوں کے مزے سے لطف اندوز ہوتے نظر آرہے ہیں اور ہر طرف سے یہ صدا بلند ہوتی سنائی دیتی ہے۔

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْحُ جَاءَ الْمَسِيْحُ

نیز بشنو از زمیں آمد کامگار

جبکہ اس دوران جماعت کی مخالفت عالمی حیثیت اختیار کر گئی۔ ملکوں، ملکوں میں اِس ننھے سے پودے کو اپنے پاؤں تلے مَسلنے کی کوشش جاری رکھی گئی اور مخالفت کا یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا جو عالمگیر مخالفت میں بدل گیا۔ احمدیت پر ایمان لانے والے سینکڑوں وفاداروں کو جان سے مار کر شہید کیا گیا۔ اِن کی جائیدادوں کو مالِ غنیمت سمجھ کر لوٹا گیا۔ اِن کے مکانوں کو آگ لگا کر جلا دیا گیا۔ اِن میں سے بعضوں کو قرآنی حکم کے مطابق ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرنی پڑی جو بابرکت ثابت ہوئی اور جماعت بہت تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیلی اور ایک عالمی حیثیت اختیار کر گئی۔ سرکاری و نجی دفاتر، سیاست دانوں اور مذہبی دنیا میں اپنا ایک اثر ورسوخ اختیار کر گئی۔ ان معاندین نے اس زمین پر احمدیوں کو ختم کرنے کا اعادہ کیا۔ ان کے راستے مسدود کرنے کی کوششیں کیں مگر اللہ تعالیٰ نے MTA کے ذریعہ آسمان کی بلندیوں سے پیغام کو دنیا بھر کے تمام ممالک تک پہنچایا۔ جن میں سے 222 ممالک تو ایسے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کا پودا نفوذ پا چکا ہے اور اکثر میں افرادِ جماعت کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

پیارے بھائیو! مَیں آج اِس مختصر سی تقریر میں 222 ممالک میں سے صرف 2 ممالک میں جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقیات اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات کا نقشہ مختصر طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اِن میں ایک تو برطانیہ ہے جہاں 1984ء سے خلافت کی براہ راست رہنمائی میں جماعت دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ گو اس ملک میں احمدیت کا پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں پہنچ چکا تھا اور سفید پرندوں نے احمدیت کو قبول کرنا شروع کر دیا تھا مگر ترقی کی رفتار اتنی تیز نہ تھی۔ مکرم بشیر احمد رفیق سابق امام مسجد فضل لندن ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ہم دو ہی یعنی مَیں اور حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان لمبے عرصہ اکٹھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے مگر آج پورے برطانیہ میں مساجد اور مشن ہاؤسز کا ایک جال بچھ چکا ہے۔ احمدیوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ لندن چلے جائیں، مسجد فضل، مسجد بیت الفتوح میں داخل ہوں ایک ریل پیل نظر آتی ہے۔ ایک جمِ غفیر ہر وقت دکھائی دیتا ہے یا پھر مسجد مبارک ٹلفورڈ کے احاطہ میں داخل ہو جائیں تو آپ کو ہزاروں کی تعداد میں فدائی اور ایسے مخلص جو اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ اسلام احمدیت کی خاطر قربان کرتے نظر آتے ہیں۔ ہر طرف اسلامی اصطلاحات الحمدللہ، ماشاءاللہ، ان شاء اللہ، السلام علیکم، وعلیکم السلام کا تبادلہ ہوتا دکھلائی اور سنائی دیتا ہے۔ ہر فردِ جماعت کے اندر ایک روحانی تبدیلی وترقی نظر آتی ہے۔ ہمارے قابلِ قدر و قابلِ احترام امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ وہاں موجود ہیں۔ جن کی امامت اور اطاعت میں نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام دنیا کی جماعتیں منظّم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ یورپ کی جغرافیائی سرحدیں صرف کاغذوں پر دکھائی دیتی ہیں ورنہ تو خلافت کے فدائی اور شیدائی ہر جمعہ اپنے آقا کی اقتدا میں نمازِ جمعہ پڑھنے اور دربارِ خلافت سے فیض پانے کے لئے فاصلے پاٹ کر آجاتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ بعض دیوانے تو ایک دو نمازوں کی ادائیگی کے لئے لمبے سفر کر کے آتے ہیں اور رُخِ انور کا دیدار کر کے اپنی روح کے لئے تسکین کے سامان مہیا کرتے اور یہ کہتے ہوئے واپس جاتے ہیں کہ اب چند دنوں یا چند ہفتوں کے لئے ہماری روحانی بیٹری چارج ہو گئی ہے۔

سامعین! دوسری مثال مَیں براعظم افریقہ کے مغربی ممالک میں سے ایک چھوٹے سے ملک سیرالیون کی دینا چاہوں گا جہاں مجھے کچھ عرصہ خدمتِ دین کی توفیق ملی اور 2019ء میں بطور مرکزی نمائندہ جلسہ سالانہ میں شمولیت، مساجد کے افتتاح اور ملک کے پانچوں صوبوں میں احمدیت کے پھیلاؤ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ جس کی وجہ سے زبان الحمدللہ کے الفاظ سے تر تھی اور دِل اپنے اُس خدا کے آگے سجدہ ریز رہا جس نے اِس زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو بھیجا اور جس نے ایک آواز کو لاکھوں آوازوں میں تبدیل کیا۔

سیرالیون، مغربی افریقہ میں بحر اوقیانوس کے کنارے واقع ہے۔ جس کی کل آبادی سات ملین سے زائد ہے۔ حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم نیرؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام 19 فروری 1921ء کو بحری سفر کے ذریعہ فری ٹاؤن تشریف لائے تھے۔ آپ کا قیام یہاں صرف تین دن کا تھا جس میں آپ انمٹ نقوش چھوڑ گئے۔ آپ نے اِن تین دنوں میں کئی ایک مجمعوں میں محاسن اسلام پر لیکچرز دیئے۔ ایک سرکردہ مسلمان لیڈر جناب احمد الہادی بیان کیا کرتے تھے کہ

”نیر صاحب کیا تھے۔ ایک چلتا پھرتا جادو تھے۔ ایک روز ہزاروں کے مجمع میں لگاتار 5 گھنٹے کی تقریر کرتے رہے۔ سامعین پر وجد کا عالم طاری تھا۔ 5 گھنٹے کی تقریر سننے کے بعد بھی لوگوں کا اصرار رہا کہ تقریر جاری رکھیں۔ جب قرآن کی تلاوت کرتے تو حاضرین جھوم جھوم جاتے“

(روح پرور یادیں از مولوی محمد صدیق امرتسری صفحہ 23)

عالمی مخالفت کا ذکر تو اوپر کر آیا ہوں۔ پھول کے ساتھ کانٹے تو ہوتے ہی ہیں۔ یہاں سیرالیون میں بھی وقت گزرنے اور جماعتی پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ احمدی مسلمانوں پر احمدیت قبول کرنے کے صلے میں جرمانے کئے گئے۔ قید کی صعوبتیں برداشت کیں۔ نظر بند کیا گیا اور کئی قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ روزے دار احمدیوں کو دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا رہا۔ کسی احمدی کو مسجد یا گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ایک افریقن احمدی معلم کو ننگا کر کے ساری رات ہاتھ پاؤں باندھ کر پاؤں میں چھ من کی بھاری لکڑی پھنسا دی گئی۔ باڈو چیف ڈم کے مانو واٹاؤن میں پیراماؤنٹ چیف بہت سخت گیر تھا جس نے احمدی امام الفاہم سنوسی کو ننگا کر کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دو ہفتہ تک قید کر دیا۔ روح بلالی کے حامل ان مخلص احمدیوں نے حضرت بلالؓ کے نقشِ قدم پر چل کر صعوبتیں برداشت تو کر لیں مگر نہ متزلزل ہوئے اور نہ ذرا بھر ڈگمگائے اور اثباتِ قدم کے ساتھ نہ صرف آگے بڑھے بلکہ اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو اپنے روحانی قافلے میں شامل کرتے چلے گئے۔

سیرالیون کی صرف 7 ملین کی آبادی والے ملک میں احمدیوں کی تعداد 6 لاکھ سے زائد ہے۔ جن میں 2 لاکھ فعّال احمدی ہیں جو باقاعدہ چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔ 1400 کے قریب مساجد ہیں جہاں روزانہ اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور جہاں اپنے اور غیر بھی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ملک میں سڑکوں کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کے باوجود جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 25 ہزار سے زائد نفوس تک پہنچ چکی ہے۔ سرکاری و غیر سرکاری دفاتر، سیاسی و مذہبی حلقوں میں جماعت اپنا ایک نام پیدا کر چکی ہے۔ اِس کا اپنا ایک اثرورسوخ ہے اور 100 سے زائد مرکزی و مقامی مبلغین و معلمین اعلائے کلمہ اسلام کے لئے سرگرم ہیں۔

500 کے لگ بھگ پرائمری و سیکنڈری اسکولز اور ہسپتالز موجود ہیں۔ احمدی مساجد کے منار، پاکستان میں مساجد کی طرز پر ہیں۔ جو دور سے پہچانی جاتی ہیں۔ اگر اس پر احمدیہ مسلم مسجد نہ بھی لکھا ہو تو ہر ایک کی توجہ اس طرف جاتی ہے کہ یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ ملک کے جس طرف بھی مین روڈ پر آپ سفر کریں تو ہر 10 یا 15 میل کے بعد برلبِ سڑک آپ کو احمدیہ مسلم مسجد اور احمدیہ مسلم پرائمری اسکول کا بورڈ نظر آئے گا۔ جن کو دیکھ کر ہر ایک احمدی کا سر اپنے اللہ کے حضور جھک جاتا ہے۔ 2019ء میں جلسہ سالانہ کی جمعہ کے روز افتتاحی تقریب میں غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے ملک کے وائس پریذیڈنٹ نے اعلان کر دیا کہ مَیں بھی اب آپ کے ساتھ جمعہ پڑھوں گا۔ وائس پریذیڈنٹ کے ساتھ آنے والے 50 سرکردہ لوگوں، وزیروں نیز چیفس، پیراماؤنٹ چیفس، سرکردہ سرکاری افسران، مذہبی سکالرز حتّٰی کہ مولویوں نے بھی صفیں سیدھی کر لیں اور خاکسار کی اقتدا میں جمعہ پڑھا۔

تاریخ میں درج ہے کہ غانا کے ایک سفیر کی تعیناتی پر جب احمدی وفد انہیں مبارکباد دینے گیا تو انہوں نے جماعت کی مساجد، اسکولز اور ہسپتالز کی طبّی و تعلیمی سرگرمیوں کا برملا اظہار یوں کیا کہ مَیں ملک کے ایک طرف سے دوسری طرف تک گاڑی پر سفر کر آیا ہوں اور جگہ بہ جگہ احمدیہ مسلم مساجد، احمدیہ مسلم اسکولز کے بورڈز آویزاں دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ جماعت احمدیہ نے طبّی اور تعلیمی میدان میں بہت کام کیا ہے۔ الغرض ایک طرف مخالفت ہو رہی تھی تو دوسری طرف ”یَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِنَ السَّمَآءِ“ کے تحت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہموار کر رہا تھا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کے 1965ء کے دورہ پر وزیر مواصلات نے ایک محفل میں اس امر کا اظہار کیا:

” اگر احمدی مبلغین اِن علاقوں میں آکر تبلیغ اسلام نہ کرتے اور مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے سکولوں کا اجراء نہ کرتے تو اب تک مسلمان یہاں ڈھونڈے سے نہ ملتے ...... سیرالیون کے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی احمدیت کے احسان کے زیر بار رہیں گی اور تاریخ کبھی اس کو فراموش نہ کر سکے گی۔ سیرالیون کے مسلمانوں کی بروقت اور صحیح امداد کو اگر کوئی آیا تو صرف احمدی مبلغین تھے۔“

صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہو گی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہو گی

سامعین! ایک اور ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ ایک مذہبی و سماجی لیڈر اور وزیرِ مملکت مکرم مصطفیٰ سنوسی صاحب نے 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خصوصی دعوت پر ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ وہ جب واپس سیرالیون آئے تو لمبا عرصہ غیر حاضری کی وجہ سے ان کو وزارت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ آپ نے اس پر فرمایا:

"مجھے وزارت سے علیحدگی کا کوئی دُکھ نہیں۔ اس کے مقابل پر احمدیہ جلسہ میں شرکت کا جو اعزاز ملا ہے وہ اس وزارت کے عہدے سے بدرجہا بہتر ہے"

سامعین! آئیں! تقریر کے آخری حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زیرِ موضوع فقرہ **"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں" کا مجموعی طور پر** نہایت اختصار کے ساتھ جائزہ لے لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ خبر بھی دی تھی کہ یَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کہ تیرے پاس آئندہ سے لوگ اِس کثرت سے آئیں گے کہ رستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور ہر طرف سے لوگ سازوسامان کے ساتھ آئیں گے کہ رستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔

یہ فرمان آپؑ کی مبارک زندگی میں ہی پورا ہونے لگا جب کثرت سے لوگ کُشاں کُشاں قادیان کی طرف بڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے کے لئے آنے لگے۔ یہ لوگ اتنی کثرت سے آئے کہ رہائش کے لئے جگہیں کم پڑنے لگیں تب آپؑ نے ایک لنگر خانہ تعمیر فرمایا جہاں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے کبھی لحاف کم پڑ جاتے، کبھی چارپائیوں کی کمی محسوس ہوتی اور کبھی کھانا پورا نہ ہوتا اور آج 100 سے زائد ممالک میں لنگر خانوں اور گیسٹ ہاؤسز کا ایک وسیع اور مربوط نظام موجود ہے۔

اِسی امر کا ذکر آپ نے ایک جگہ پر یوں فرمایا تھا کہ

"ایک وقت تھا کہ دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے میرا کھانا ہوتا تھا اب میرے دستر خوان پر خاندانوں کے خاندان کھانا کھاتے ہیں۔"

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کے دَور میں مخالفین و معاندینِ جماعت نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ لوگ قادیان نہ جائیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مولوی محمد حسین امرتسری روزانہ امرتسر کے ریلوے اسٹیشن پر قادیان کی طرف جانے والے مہمانوں کو روکنے کے لئے جاتا۔ اِن کی لوگوں کو روکتے روکتے جوتیاں گھس جاتی رہیں جبکہ لوگوں کی قادیان کی طرف پیدل آتے آتے جوتیاں گھستی رہیں۔

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اپنی جسمانی و مادی اولاد کی بڑھوتری کے لئے یہ دعا کی تھی کہ

اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں

آج یہ دعا ہر دو پہلوؤں یعنی جسمانی و روحانی اولاد کی صورت میں کروڑوں میں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

سامعین کرام! پیارو! کس کس رنگ میں میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں کے حوالے سے انعاماتِ الٰہی کا ذکر کروں جو اب دریا کیا، سمندر کا روپ دھار گیا ہے۔ ایک جلسہ سالانہ کا آغاز قادیان سے ہوا تھا جس میں 75 احباب نے شرکت کی تھی اب یہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں تبدیل ہو کر 100 کے لگ بھگ ممالک میں یہ جلسہ ہائے سالانہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں جن میں اپنے تو نئے عزم کے ساتھ بھرپور حصہ لیتے ہی ہیں۔ اِن کے علاوہ ملکوں کے سربراہوں کے علاوہ سرکردہ سرکاری وزراء اور سفیر اِن میں شامل ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ صرف برطانیہ اور جرمنی کے جلسوں میں شاملین کی تعداد 30 سے 40 ہزار تک ہوتی ہے۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگوں کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

سامعین! الغرض مخالفین نے ہر طرح کا زور لگالیا اور ساری تدابیر اختیار کرلیں کہ یہ آواز کسی طرح دب جائے اِسے کچل دیا جائے، مگر کوئی مخالفت اِس رستے کی دیوار نہ بن سکی۔ خدائے قدوس نے اپنے مہدی موعودؑ کو خود یہ خوش خبری دی کہ تم خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا، یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت بن جائے گا۔ اور یہ باغ ہرا رہے گا، یہ چراغ بُجھنے کے لئے نہیں جلا، بہت سے پھونکیں مار چکے، اپنی سی کوشش بہت سوں نے کی۔ مگر کائنات کے مالک نے اس کی حفاظت کی اور ان شاءاللہ کرتا رہے گا۔ الٰہی وعدہ کے مطابق احمدیت کے شجرِ طیبہ کو شیریں پھل لگے، سعید روحیں احمدیت کے دامن سے وابستہ ہو کر توحید کے نغمے گانے لگے اور مخالفین ناکام و نامراد ہوئے۔

سامعین! کہاں گئے وہ احرار جو کہتے تھے ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے، کہاں گیا وہ سیاسی لیڈر جو کہتا تھا میں نے قادیانیت کا 90 سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے، کہاں گیا وہ آمرِ وقت فوجی جس نے فرعونِ وقت ہونے کا ثبوت دیا اور جماعت احمدیہ پر مظالم کی انتہا کر دی، تب خدا کا غضب بھڑکا اور مردِ خدا کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کہ "خدا کی تقدیر تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی" بڑی شان سے پورے ہوئے اور کہاں گیا مولوی محمد حسین امرتسری جو لوگوں کو قادیان آنے سے روکا کرتا تھا اور آج اُس کی قبر کا بھی کسی کو علم نہیں۔ ہاں اگر موجود ہے تو مرزا غلام احمد اپنے کروڑوں پرستاروں کے ساتھ جو مرزا غلام احمد کی جَے کا نعرہ اکنافِ عالَم میں بلند کر رہے ہیں۔

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی اس بارش کو ہمیشہ جاری رکھے۔ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ کبھی ہم سے ایسا کوئی عمل سرزد نہ ہو جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ مخالفین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: باز آجاؤ! اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنے مفسدانہ حرکات پر مُہر لگا چکے ہو اور اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی، تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان تک نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے ہو اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلے میں تمہارا انجام ایسا ہونا چاہیے تھا؟

پس حضرت مسیح موعودؑ کا یہ بڑا واضح اور کُھلا چیلنج ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور ان شاء اللہ یہ جماعت بڑھتی رہے گی۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اس جماعت کا حصّہ بنے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر ہے اُس غلبے میں ہمارا بھی حصّہ ہو۔"

(خطاب حضور انور بعد دوپہر دوسرا روز جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء)

سامعین! جماعت احمدیہ کے اس پھیلاؤ اور ترقی کے تناظر میں ہمارا یہ اوّلین فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے خدائے واحد عزّوجل کے فرمانبردار اور شکر گزار بندے بن جائیں اور اپنی اولادوں میں بھی یہ پیغام کوٹ کوٹ کر بھر دیں کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ کہ اگر تم اپنے شکر گزاری کے پیمانے بڑھاؤ گے تو مَیں تمہیں ضرور مزید دیتا چلا جاؤں گا۔ نعمتوں کا ذکر اور شکرِ الٰہی ایک مؤمن کی صرف غذا ہی نہیں بلکہ یہ ایک Tonic ہے کیونکہ ہم جب دیکھتے ہیں کہ جماعت کہاں سے اٹھی، کن مشکل حالات اور کیفیات میں کہاں سے کہاں جا پہنچی، کس سرعت سے اس کے آگے بڑھنے کے امکانات روشن سے روشن تر ہیں تو یقیناً یہ بات ہمارے ایمانوں کے ازدیاد کے لئے ایک ٹانک کا رنگ رکھتی ہے۔

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا
مَیں تھا غریب و بیکس و گُم نام بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر

✡✡✡✡